صحابہ کرامؓ کا ادبی ذوق

☆ ڈاکٹر فدا حسین

Abstract

Pre-Islamic poetry is very important literature of Arabas. Most of the poets use it in negativie meanings. It is a fact that very great importance was given to the poets in the society of Arabs. Moreover, a poet was representative of his tribe. The Holy Prophet (PBUH), the men aroung Muhammad and themen of the second generation were not poets but paid attention to it for possitive change in it and encouraged some poets due to their possitive poetry. Similarly, Quran condemded negative poetry and changed its topics. It is almost mandatory to know the standard language, phrases, proverbs, metaphors, similes of the Arabic language for the clear understanding of the Holy Book. That was the reason that in the age of Khulfa Rashdeen and their successors paid special attention to the study of the ancient poetic composition of the Arabs in this regard. The Arabic Poetry has a very important and extensive role in the language eloquence. This article deals with the aforementioned topic illustrating some examples.

صحابہ کرامؓ نے براہِ راست آنحضرت ﷺ سے استفادہ کیا تھا۔ زبان وادب میں بے پناہ صلاحیت رکھتے تھے اور انہیں شعروشاعری سے گہری دلچسپی تھی۔ صحابہ کرامؓ نے قرآن وسنت کی روشنی میں شعر کی اچھائی اور برائی کو واضح کیا۔ صحابہ کرامؓ قبیح، دینِ اسلام، اللہ، رسول ﷺ، مسلمانوں کی مخالفت اور دشمنی میں کہے گئے اشعار یا نثر کو ناپسند کرتے تھے اور کہنے والے کا محاسبہ کرتے تھے۔ مثلاً ابن حجر لکھتے ہیں حطیئہ بہت بہت بڑا مخضرمی شاعر گزرا ہے اس کا نام جرول بن اوس بن مالک تھا۔ اُبا ملیکہ اس کی کنیت تھی۔ یہ کثیر الھجاء تھا۔ حتی کہ اس نے اپنے ماں باپ، بھائی، بیوی اور اپنی ہجو بھی کہی۔ زبرقان بن بدر کے بارے میں ہجو یہ اشعار کہنے پر حضرت عمرؓ نے اپنے عہد خلافت میں اسے قید کر دیا تھا۔ بعد میں اسے آزاد کر دیا گیا اور وہ امیر معاویہؓ کے زمانہ خلافت تک زندہ رہا۔ اسی طرح ضابیء بن حارث نے انصار کی ایک جماعت کی ہجو کہی جس پر حضرت عثمانؓ نے اسے قید کر دیا تھا۔ اس طرح کی اور بھی متعدد مثالیں موجود ہیں جس میں ہجو یہ اشعار کہنے پر صحابہ کرامؓ شعرا کا محاسبہ کرتے تھے اور ان کے اشعار کو ناپسند کرتے تھے۔ (1)

صحابہ کرامؓ شعر کہتے، سنتے اور اچھے اشعار کو پسند کرتے تھے۔

☆ ڈپٹی سیکرٹری فنانس، ثانوی واعلیٰ ثانوی تعلیمی بورڈ، ملتان

شعبی فرماتے ہیں کہ "کتب عمربن الخطاب الی المُغيرة بن شعبة وهو عامله على الكوفة أن ادْع منْ قِبَلَکَ من الشعراء فاستنشدهم ماقالوا من الشعرفی الجاهلية والاسلام، ثم اکتب بذلک إلیَّ، فدعاهم المُغيرةُ ابن شعبة، فقال للبيد بن ربيعة أنشدنی ماقلت من الشعر فی الجاهلية والاسلام، قال: قد أبدلنی بذلک سورة البقرة وسورة آل عمران وقال للاغلب العجلی: أنشدنی، فقال:

أرجزاً تريدُ أم قصيداً لقد سألتَ هيِّناً موجوداً

فكتب بذلک المغيرة إلی عمر، فكتب إليه عمر: أنِ انْقُص الأغلب خمسمائة من عطائه، وزدها فی عطاء لبيد، فرحل اليه الأغلبُ، فقال: اتنقصُنی أن أطعتُکَ، فكتب عُمَرُ إلی المغيرة: أن رُدَّ على الأغلب الخمسمائة التی نقصته، وأقررها زيادةً فی عطاء لبيد بن ربيعة"

ابن حجر عسقلانی طبری کے حوالے سے لکھتے ہیں "وَ أسند الطبری عن جماعةٍ من كبار الصحابة ومن كبار التابعين أنهم قالوا الشعر وأنشدوه واستنشدوه"

اسی طرح "عن ابن عباس قال قال عمربن الخطاب: تُعَلِّمُوا الشعر، فإنّ فِيه محاسنُ تُبْتَغِی، وَمساوی تتّقی، وحكْمَةً للحُكماء، ويدلُّ على مكارم الأخلاق".

مسند احمد میں حضرت عائشہؓ سے مروی ہے وہ فرماتی ہیں: "لما قَدِمَ رسولُ الله ﷺ المدينةَ، اشْتَكَی أصحابُه، واشتكی أبوبكر وعامرُبن فهيرة مولى أبی بكروبلال، فاسْتأذنَتْ رَسولَ الله ﷺ عائشةُؓ فی عيادتهم، فأذِنَ لها، فقالتْ لأبی بكر، كيف تجدکَ؟ فقال:

كُلُّ امْرِیءٍ مُصَبّحٌ فی أهْلِهِ والموتُ أدْنَی من شراکِ نعلِهِ

وسألتْ عامراً، فقال:

إنی وجدْتُ الموتَ قَبْلَ ذوْقِهِ إنَّ الْجَبَان حَتْفُهُ مِنْ فَوْقِهِ

وسألتْ بلالاً فقال:

ألا لَيْتَ شِعْرِی هَلْ أبِيْتَنَّ لَيْلَةً بِفَخٍّ وَحَوْلِی إذ خِرٌ وجَلِيْلُ

فأتيتُ رسولَ اللهﷺ، فأخبرته بقولهم، فنظَرَ إلى السماء، ثم قال: "اللهمَّ حَبِّبْ إلينا المدينة كما حبَّبْتَ إلينا مكَّةَ وأشَدَّ، وبارِكَ لنَا في صاعِها ومُدِّها، وانْقُلْ وباءَ ها إلى مَهْيَعَةَ، وهي الجُحْفَة كما زعموا".

مذکورہ روایات سے پتہ چلتا ہے کہ صحابہ کرامؓ اچھے اور اسلامی مفاہیم پر مشتمل اشعار کو پسند فرماتے تھے اور ان کی تحسین کرتے تھے۔اس طرح کے شعراء کو انعام و کرام سے نوازتے تھے۔

مراثی رسول ﷺ:

آپ ﷺ کی وفات پر شعرا کی ایک بڑی تعداد نے مرثیے کہے۔صحابہ کرامؓ کو رسول اللہ ﷺ کی جدائی کس قدر شاق گزری اس کا اندازہ تاریخ و سیر میں موجود واقعات سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔اکثر صحابہؓ پر سکتہ کی کیفیت طاری تھی۔حضرت فاطمۃ الزہرا شدت غم سے رسول اللہ ﷺ سے مخاطب ہو کر کہنے لگیں:

يــا ابتــا! اجــابَ ربــاً دعــاه　　　يا ابتا من جنة الفردوس مأواه

يــا ابتــا الـى جبـرئيـل ننعـاه (2)

(اے ابا جان آپ ﷺ نے رب کی دعوت کو قبول فرمایا،اے ابا جان آپ نے جنت الفردوس میں نزول فرمایا۔اے ابا جان جبرائیل کو آپ ﷺ کے انتقال کی خبر ہم پہنچائیں گے)

صبت على مصائبٍ لو أنها　　　صبت على الأيّام صـرن لياليا

(مجھ پر ایسی مصیبتیں پڑی ہیں کہ اگر یہ مصیبتیں روشن دنوں پر وارد ہوتیں تو وہ کالی راتوں میں تبدیل ہو جاتے)(3)

حضرت ابوبکر صدیقؓ کی جانب تین مرثیے منسوب ہیں۔بطور نمونہ ایک شعر پیش ہے۔

ياعين فابكی ولاتـسامی　　　وحـق البـكاء على السيد(4)

(اے آنکھ! تو گریہ کناں ہو اور اس گریہ سے ملول نہ ہو کیونکہ ایسے سردار پر رونا روا ہے)

حضرت ابوبکر صدیقؓ اس مرثیہ میں رسول اللہ ﷺ پر گریہ وزاری کو لائق تحسین قرار دیتے ہیں۔

حضرت حسان بن ثابت ﷺ، عبداللہ بن رواحہؓ اور کعب بن مالک نے رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں شہداء کی موت پر مرثیے کہے اور رسول اللہ ﷺ نے ان پر نکیر نہیں فرمائی۔اگر آپ نے اپنی زندگی میں صحابہؓ کو مرثیہ گوئی سے منع کیا ہوتا تو صحابہؓ آپ ﷺ کی وفات

پر ضرور سکوت فرماتے۔ البتہ آپ ﷺ نے زمانہ جاہلیت میں مروجہ مرثیہ گوئی جو بے صبری، شکوہ وشکایت، نا امیدی، مبالغہ آمیز، مدح وتوصیف پر مشتمل تھی سے منع فرمایا ہے۔(5)

ابن عبدربہ نے العقد الفرید میں کتاب الدُّرَّة فی النوادی والتعاذی والمراثی کے تحت الحجاج وموت ابنه محمد، عمر مع أبی بکر فی احتضارة البکاء علی المیت لإبراهیم، ابن الخطاب حین نعی إلیه زید، القول عندالمقابر، لفاطمة علی قبر أبیها ﷺ، للاحنف علی قبر أخیه، عبدالملک علی قبر معاویة، للضحاک فی زیاد، لعلی فی فاطمة، امرأة الحسن علی قبره، نائلة علی قبرعثمان، لأبی العتاهیة فی ابن له، وقال ابن ذؤیب الهذلی لصفة حضرته، وقال الطرماح بن حکیم، وقال مالک بن الریب: یرثی نفسه ویصف قبره، رثاء أخت النضرله، عمربن الخطاب والخنساء فی أخویها، عائشة والخنساء فی صدار کانت تلبسه، الخنساء فی أخویها، وقالت الخنساء ترثی أخاها صخراً، وقال کعب یرثی أخاه أباالمغوار، وقال امرؤ القیس یرثی أخوته، لحسان یرثی الرسول ﷺ وأبابکر وعمروعثمان، وقال الفرزدق یرثی عبدالعزیزبن مروان، وقال جریریرثی عمربن عبدالعزیز،قال جریر یرثی الولید بن عبدالملک، وقال أمیة بن أبی الصلت یرثی قتلی بدر من قریش، وغیرہ کے مختلف اشعار ذکر کیے ہیں۔

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن صحابہ کرامؓ کے اوصاف کی بابت لکھتے ہیں:"لم یکن أصحاب رسول الله ﷺ منحرفین ولامتماوتین، وکانویتناشدون الشعر فی مجالسهم ویذکرون أمرجا هلیتهم" اصحاب رسول ﷺ تنہائی پسند اور خاموش طبع نہیں تھے بلکہ وہ اپنی مجالس میں اشعار گنگنایا کرتے تھے۔ دور جاہلی کے اپنے معاملات کا بھی تذکرہ کرتے تھے۔ محمد بن کثیر افلع کہتے ہیں کہ:"إن آخر مجلس جالسنا فیه زید بن ثابت مجلس تناشدنا فیه الشعر، عبدالرحمٰن بن ابی بکر کہتے ہیں:"کنت أجالس أصحاب رسول الله ﷺ مع أبی فی المسجد، فیتناشدون الأشعار ویذکرون حدیث الجاهلیة"، میں اپنے والد کے ساتھ مسجد میں اصحابؓ رسول ﷺ کے ساتھ بیٹھتا تھا۔ وہ اشعار پڑھتے تھے اور جاہلیت کے زمانے کی باتیں بھی کرتے تھے۔

شعبی سے مروی ہے کہ: "رأیت ناساً من أصحاب النبی ﷺ یتناشدون الشعر عندالبیت أوحول البیت لاأعلم إلا قال محرمین شک إبراهیم"۔ مطرف بن عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے عمران بن حصین کے ساتھ بصرہ سے مکہ کا سفر کیا وہ روزانہ

اچھے اشعار سناتے تھے۔ ''ثم قال لی إن الشعر کلامٌ وإن من الکلام حقّا وباطلاً'' یہ بھی مروی ہے:'' قال: خرجت مع عمران بن حصین إلي الکوفة، فکان لایأتی علیه یوم إلا أنشدنا فیه الشعر''۔ اسی طرح محمد بن سیرین سے مروی ہے'' کان شعراءُ أصحابُ محمدٍ ﷺ عبدالله بن رواحہؓ، وحسان بن ثابتؓ ، وکعب بن مالکؓ''.

حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے حطیئہ کو اشعر الشعراء کہا ہے

ابی خالد والبی کہتے ہیں ''قال کنتُ أجلس مع أصحاب رسول الله ﷺ ، فلعلّهم لایذکرون إلا الشعر حتی یتفرّقوا'' ابن ابی شیبہ میں ہے کہ ابن زبیر بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے اشعار پڑھ رہے تھے۔ یزید بن ہارون کہتے ہیں کہ ہمیں ہشام نے خبر دی ''قال: سأل رجلٌ محمداً وهوفی المسجد والرجل یرید أن یصلی أیتوضأ من ینشد الشعر ؟ وینشد الشعر فی المسجد ؟ قال وأنشده أبیاتاً من شعر حسان ذلک الدقیق ثم اِفتتح الصلاة''

حضرت اُبوبکر صدیقؓ شعر کہتے تھے حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ بھی شعر کہتے تھے۔''کان أبوبکر یقول الشعرو عمر یقول الشعر وکان علی أشعر الثلاثة'' ، علامہ آلوسی (1270ھ) روح المعانی میں لکھتے ہیں وقد أنشد کل من الخلفاء الراشدین أجمعین الشعر وکذا کثیر من الصحابةؓ اس کے بعد وہ حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمان غنیؓ، حضرت علی المرتضیٰؓ، حضرت حسنؓ، حضرت حسینؓ، حضرت فاطمۃ الزہراؓ، حضرت عباسؓ، ابن عباس اور امام شافعی کے چند اشعار نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں ''والاستقصاء فی هذا الباب یحتاج الی افراده بکتاب وفیما ذکر کفایة.''(6)

صحابہ کرامؓ کے ادبی ذوق سے متعلق یہ نمونے کے طور پر چند روایات تھیں۔ جن سے واضح ہوتا ہے کہ وہ شعر و شاعری سے گہری دلچسپی رکھتے تھے۔ مذکورہ شریعت اسلامیہ کے مصادر صحابہؓ کے ادبی ذوق سے بھرے پڑے ہیں۔ ان کے علاوہ دیگر مصادر میں بھی صحابہؓ کے ادبی ذوق کا پتہ چلتا ہے ذیل میں چند صحابہؓ کے ادبی ذوق کا مطالعہ کیا جائے گا تاکہ دینی ادب میں عربی شاعری کا مقام واضح ہو سکے۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ کا ادبی ذوق: حضرت ابوبکر صدیقؓ کا ایک مشہور قصیدہ ہے جسے انہوں نے غزوہ عبید بن الحارث میں کہا تھا حضرت عمرؓ کے بھی بہت سے اشعار ملتے ہیں اسی طرح حضرت عثمانؓ نے بھی بہت سے اشعار کہے ہیں حضرت علیؓ کے نام سے ایک دیوان بھی موجود ہے۔ ابوزید قرشی لکھتے ہیں ولم یبق أحد من أصحاب رسول الله إلا وقد قال الشعروتمثل به۔

(7) غرض صحابہؓ میں کوئی ایسا شخص نہیں تھا جس نے شعر یا اسے بطور مثال پیش نہ کیا ہو۔

سیدنا ابوبکر صدیقؓ نابغہ ذبیانی کی شاعری پر کلام کرتے ہوئے فرماتے ہیں:"**ھو اً حسنھم شعراً، واعذبھم بحراً وأبعدھم قعراً**" (8) (وہ شعر کے اعتبار سے سب سے زیادہ عمدہ، بحر کے اعتبار سے سب سے زیادہ رواں اور ثقل واغلاق سے پاک ہے)۔حضرت ابوبکر صدیقؓ سے مروی ہے "**قال أبوبکر: ربّما قال الشاعر الکلمۃ الحکمیّۃ**" (9) خیثمہ کہتے ہیں:" **قال أتي عمر شاعرٌ فقال أنشدک، فاستنشدہ، فجعل ھوینشدہ، فذکر محمداً فقال: غفر اللہ لمحمد بما صبر، قال یقول عمر: قد فعل، ثم أبابکر جمیعاً وعمر، فقال ماشاء اللّٰہ**"(10)

یہ چند روایات حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ادبی ذوق سے متعلق تھیں۔

حضرت عمرؓ کا ادبی ذوق: حضرت عمرؓ نے اپنے عہد خلافت میں حضرت موسیٰ اشعری کو لکھا: "**مُرْمِنْ قِبَلِکَ بتعلم الشعر فانہ یدل علی معالی الاخلاق وصواب الرأی ومعرفۃ الانساب**" (11) (اپنے ماتحتوں کو شعر سیکھنے کا حکم دو اس لیے کہ یہ اخلاق کی بلندی، رائے کی درستگی اور علم الانساب کی معرفت کی طرف رہنمائی کرتا ہے)۔"**کان عمر بن الخطاب اعلم الناس بالشعر**" (12) حضرت عمرؓ شعر کے سلسلہ میں لوگوں میں سب سے زیادہ باخبر تھے۔ابن رشیق قیروانی لکھتے ہیں"**کان عمر بن الخطاب عنہ عالماً بالشعر**" ۔حضرت عمرؓ شعر کے بارے میں فرماتے ہیں۔" **الشعر علم قوم لم یکن لھم علم أعلم منہ**"(13) (شعر قوم کا ایسا علم ہے جس سے بڑھ کر کوئی علم نہیں)۔

زبیر بن بکار کہتے ہیں کہ میں نے العمری (عبدالحمید بن عبدالعزیز بن عبداللہ بن عمر بن الخطاب مصر میں صالح عابد تھے) سے کہتے ہوئے سنا: حضرت عمرؓ کا قول ہے۔

"**روّوا اولادکم ماسار من المثل وحسن من الشعر**"، (اپنی اولاد کو امثال اور عمدہ اشعار یاد کرایا کرو)۔

ایک روایت میں یوں بھی آیا ہے: "**روّوا أولادکم الشعر، فإنہ یحل عقدۃ اللسان، ویشجع قلب الجبان، ویطلق یدالبخیل، ویحضُّہ علی الخلق الجمیل**" (14) حضرت عمرؓ نے ایک مرتبہ اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: "**یابنیَّ النب نفسک تصل رحمک واحفظ محاسن الشعربحسن ادبک فان من لم یعرف نسبہ لم یصل رحمہ ومن لم یحفظ محاسن الشعرلم یودّ حقاولم یحسن ادباً**"، (بیٹے اپنا نسب یاد رکھو تاکہ صلہ رحمی کرسکو اور اچھے

اشعار یاد کرو تا کہ ادبی ذوق نکھر سکے جو اپنا نسب نہیں جانتا وہ صلہ رحمی نہیں کرسکتا اور جو اچھے اشعار یادنہیں کرتا اس کا ذوقِ ادب نہیں نکھر سکتا)۔

حضرت عمرؓ کی اپنے بیٹے کو دی گئی نصیحتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ذوقِ ادب کے نکھار کے لیے اچھے اشعار یاد کرنا ناگزیر ہے۔ گویا ان روایات میں اولاد کی اچھی تربیت کیلئے شعر گوئی کو ضروری قرار دیا گیا ہے۔

"ویروی عن عمربن الخطابؓ أنّه قال: أنشدونی لأشعرشعرائکم، قیل: ومن هو؟ قال: زهیر، قیل: وبِمَ صارَ کذلکَ؟ کان لایعاطل بین الکلام، ولایتبع حوشیه، ولایمدح الرجل إلا بما فیه"(15)

(ایک مرتبہ حضرت عمرؓ نے حاضرین مجلس سے کہا کہ مجھے سب سے بڑے شاعر کے اشعار سناؤ سوال کیا گیا وہ کون ہے فرمایا زہیر بن اَبی سلمی وہ قول میں پیچیدگی اختیار نہیں رکھتا، نامانوس الفاظ استعمال نہیں کرتا اور لوگوں کی بے جا تعریف نہیں کرتا)۔

حضرت عمرؓ نے زہیر بن اَبی سلمی کو سند فضیلت دیتے ہوئے وجہ امتیاز بھی بتائی۔

حضرت عثمانؓ کا ادبی ذوق: حضرت عثمانؓ سے درج ذیل اشعار نقل کیے گئے ہیں

غِنَي النّفسِ یُغني النفس حتّي یکفّها　　وإنْ عَضَّهَا حتّي یَضُرَّ بها الفَقْرُ

وَمَا عُسْرَةٌ فاصبرلها إن لقیْتها　　بکائنَةٍ إلا سیتّبعُها یُسُر(16)

حضرت علیؓ کا ادبی ذوق: ابن رشیق قیروانی لکھتے ہیں: **"ویروی أن اعرابیا وقف علی علیّ بن أبی طالبؓ، فقال: إن لی إلیک حاجة رفعتها إلی اللّٰه قبل أن أرفعها إلیک، فإن أنت قضیتها، حمدت اللّٰه تعالی، وشکرتک، وإن لم تقضها، حمدت اللّٰه تعالی، وعذرتک، فقال له علی: خط حاجتکَ فی الأرض، فإنی أری الضرعلیک، فکتب الأعرابی علی الأرض ((إنی فقیر)) فقال علی یاقنبر (علی بن ابی طالب کے مولی) ادفع إلیه حلتی الفلانیة، فلما أخذها مثل بین یدیه، وقال**

کَسَوْتَنِیْ حُلَّةً تبلیَ محاسنُها　　فسوف أکسوکَ من حسنِ الثّنَا حُللا (بسیط)

إن الثّنَاء لیُحْیِی ذکرَ صاحبِهِ　　کالْغَیْث یُحیِی نَداهُ السَّهْلَ والجَبَلا

لاتَزْهَدِ الدَّهْرَ فی عُرفٍ بدأتَ به　　فکُلُّ عَبْدٍ سَیُجْزیَ بالذی فعلا

فقال علی: یاقنبر، أعطه خمسین دیناراً، أما الحلة فلمسألتک، وأما الدنانیر فلأدبک، سمعت رسول اللهﷺ یقول((أنزلوا الناس منازلهم)) (17)

اس روایت سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت علیؓ نے صرف اشعار سنانے پر پچاس دینار بطور انعام دے دیے۔اس سے حضرت علیؓ کے ادبی ذوق کا بھی پتہ چلتا ہے۔حضرت علیؓ شعر گوئی کا ملکہ رکھتے تھے اور قادرالکلام شاعر تھے۔ان کا کلام دیوان علیؓ کے نام سے مشہور ہے۔حضرت علی فرماتے ہیں: **الشعرمیزان القول یا الشعرمیزان القوم** (شعر ہی معیار میزان کلام ہے)(18)ابن رشیق کہتے ہیں حضرت علیؓ بہترین شاعر تھے(19)عمر فروخ کہتے ہیں حضرت علیؓ کا ایک دیوان ہے جس میں ایک ہزار چار صد اشعار ہیں۔اس سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت علیؓ ایک قادرالکلام شاعر تھے(20)گویا حضرت علیؓ شعر وشاعری کرتے تھے اور ان کی شاعری کے موضوعات توحید، رسالت، عقیدہ آخرت، فخر وحماسہ اور دینی فرائض جیسے امور شامل تھے۔

حضرت علیؓ نے امرؤالقیس کو اشعر الشعراء کہہ کر اسکے کلام کا تجزیہ یوں کیا ہے:"**رأیته أحسنهم نادرة وأسبقهم بادرة، وأنه لم یقل لرغبة ولارهبة**" (21)(میں نے اس کو ندرت الفاظ میں سب سے بہتر اور جدّت خیال میں سب سے فائق دیکھا اس نے کبھی بھی خوف اور حرص کیلئے شعر نہیں کہا)۔

حضرت حسنؓ کا ادبی ذوق: ابن شبرمۃ سے مروی کہ **قال سمعت الحسن یتمثل هذا البیت**

یسرالفتی ماکان قدم من تقی إذا عرف الداء الذی هو قاتله(22)

حضرت انس بن مالکؓ کا ادبی ذوق: حضرت انس بن مالکؓ جو حضورﷺ کے خادم تھے اور شاعر بھی تھے وہ فرماتے ہیں **فدم علینا رسول اللهﷺ ومافی الانصار بیت الا وهو یقول الشعرقیل له وأنت اباحمزةؓ قال وأنا أیضا (23)**

حضرت عائشہ کا ادبی ذوق: مسروق کہتے ہیں **قال: دَخَلْتُ علی عائشةَ وعندهاَ حَسّان بن ثابتٍ یُنْشِدُها شعراً یُشَبِّبُ بِأبْیاتٍ لهُ، فقالَ:**

حَصَانٌ رَزَانٌ مَا تُزَنُّ بِرِیْبَةٍ وَتُصْبِحُ غَرْثیٰ مِنْ لُحوم الغَوافِلِ (24)

فَقَالَتْ له عائشةؓ: لَکِنَّکَ لَسْتَ کَذالِکَ قالَ مسروقٌ فَقُلْتُ لها: لَمَ تأذَنِیْنَ لَهُ یَدْخُلُ عَلَیْکَ؟ وقد قال الله: ﴿وَالَّذِی تَوَلّیٰ کِبْرَه، مِنْهُمْ لَه، عَذَابٌ عَظِیْمٌ﴾ فقالتْ: فَأیُّ عذابٍ أشَدُّ مِنَ العَمَی؟ إنَّهُ کانَ یُنَافِحُ

أويهاجى عن رسولِ الله (25)

ابن ابی شیبہ ہشام بن عروۃ کے حوالہ سے لکھتے ہیں:"مارأيت أحداً أعلم بشعر ولافريضة ولاأعلم بفقة من عائشة". (26) حضرت عائشہ صدیقہؓ شاعری کی بابت فرماتی ہیں:"الشِّعْرُ مِنْهُ حَسنٌ ومنهَ قَبِيحٌ خُذُ بالحَسَن ودَع القبيح"، (اشعار اچھے برے ہر قسم کے ہوتے ہیں تمہیں اچھے اچھے اشعار کا انتخاب کرکے ناپسندیدہ قبیح اشعار کو ترک کر دینا چاہیے)۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ کعب بن مالک کے اشعار وقصائد کے علاوہ دوسرے شعراء کے اشعار بھی مجھے یاد تھے، "ولقد رويتُ من شعر كعب بن مالك اشعاراً منها القصيدة فيها اربعون بيتاً، ودون ذلك"، کعب بن مالک کا قصیدہ چالیس اشعار پر مشتمل تھا، مقداد بن اسد حضرت عائشہ صدیقہؓ کے بارے میں فرماتے ہیں:" مارأيت أحدًا من اصحاب رسول الله أعلم بشعر ولافريضة من عائشة"(27)(میں نے اصحاب رسول سے عائشہ صدیقہؓ کے علاوہ کسی کو اشعار اور میراث کا جاننے والا نہیں دیکھا)۔

لکھتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ روایت شعر کثرت سے کرتی تھیں اور لبید بن ربیعہ کے تو جملہ اشعار انہی سے مروی ہیں۔(28)

دوسری روایت میں ہے:"مارأيت احداً من الناس أعلم بالقرآن ولابفريضة ولابحلال وحرام، ولابشعر ولابحديث العرب ولا النسب من عائشةؓ" (29)(میں نے لوگوں میں کسی کو حضرت عائشہ صدیقہؓ سے بڑھ کر قرآن، میراث، حلال وحرام، شعر، واقعات عرب اور نسب کا واقف کار نہیں دیکھا)۔

حضرت امیر معاویہؓ کا ادبی ذوق: مروی ہے کہ امیر معاویہؓ نے کہا"يجب على الرجل تأديب ولده، والشعرأعلى مراتب الأدب. وقال: اجعلوا الشعرأكبر همكم، وأكثر دأبكم، فلقدرأيتني ليلة الهرير، بصفين، وقد أتيت بفرس أغرمحجل، بعيد البطن من الأرض، وأناأريد الهرب لشدة البلوى، فما حملني على الإقامة إلا أبيات عمروبن الإطنابة.

أبت لى هِمَّتِى، وأبى بلائى   وأخذى الحمدَ بالثمنِ الرَّبيع(30)

حضرت امیر معاویہؓ کی اس عبارت میں اولاد کی تربیت کے لیے شعر گوئی کی تعلیم کو ضروری قرار دیا گیا ہے۔

سعید بن مسیّب کا ادبی ذوق:" وقيل لسعيد بن المسيب، إن قوما بالعراق يكرهون الشعر، فقال نسكوا

نسكاً أعجمياً"(31)

ابن سیرین تابعی کا ادبی ذوق: ابن سیرین(32) کہتے ہیں "**الشعر كلام عقد بالقوافی، فما حسن فی الكلام حسن فی الشعر، وكذلک ماقبح منه**" **وسئل وهو فی المسجد عن رواية الشعرفی شهررمضان. وقدقال قوم: إنها تنقض الوضوء. فقال:**

نَبِئْتُ أنَّ فَتاةً كُنْتُ أخْطُبُها عُرْقُوْبُها مِثْلُ شَهْرِ الصَّوْمِ فی الطُّوْلِ (بسیط)

ثُمَّ قام، فأمَّ الناس، وقيل: بل أنشد

لَقَدْ أصبَحَتْ عِرْسُ الفرزدق ناشزا وَلَوْ رَضِيَتْ رُمْحَ استِهِ لاستقرَّتِ (طویل)(33)

الغرض صحابہ کرامؓ شعروشاعری سے گہری دلچسپی رکھتے تھے مذکورہ صحابہ کرامؓ کے علاوہ حکیم بن حزامؓ، ابن الزبعری(ت 15ھ)،عباس بن مرداس(18ھ)،ابوسفیان بن حارث(ت 20ھ)،سراقہ بن مالک بن جعشم(ت 25ھ)،عباس بن عبدالمطلب (ت 32ھ) ، نابغہ جعدی، حضرت عثمانؓ، حضرت فاطمہ الزہراؓ، حضرت امام حسنؓ، حضرت حمزہؓ بن عبدالمطلب (ت 3ھ)،حارث بن ہشام،ضرار بن الخطاب بن مرداس، حضرت عبیدہؓ،حضرت خنساءؓ بنت تماضر،حضرت عاتکہ بنت زید،حضرت خولہ بنت ازور،قطن بن حارثہ العلمی،عدی بن حاتم الطائی(67ھ)،حمید بن ثور الہلالی،ابوالطفیل عامر بن وائلہ،ایمن بن حزیم الاسدی،اعشی بن مازن،اسود بن سریع،عمرو بن شاس،ضرار بن الأزور،خفاف بن ندبہ،اور بجیر بن زہیر بھی اسلامی شعراء ہیں۔

صحابہ کرامؓ کے علاوہ بعد کے ادوار میں تابعین، تبع تابعین،مفسرین،محدثین،فقہاءاور اصولیین شعروشاعری سے دلچسپی رکھتے تھے۔حافظ ابن حجر نے اپنی کتاب **الدرر الکامنه**،ابن الجزری نے **صفوة الصفوة** اور یافعی نے **مرأة الجنان** میں بزرگان دین اور علماء کرام کے منتخب اشعار لکھے ہیں۔شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ اور شاہ عبدالعزیزؒ شعروادب سے دلچسپی رکھتے تھے۔شاہ ولی اللہ کی کتاب **اطیب النعم** سے ان کے شعری ذوق کا پتہ چلتا ہے۔شیخ سعدیؒ کی گلستان وبوستان،مولانا رومؒ کی مثنوی اور خواجہ حافظ کے دیوانِ حافظ سے اہل علم بہت ذوق رکھتے ہیں مولانا محمد قاسم نانوتویؒ،سید سلیمان ندویؒ،سید احمد شہیدؒ، اسماعیل شہیدؒ،مولانا سید نذیر حسینؒ،مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ،شبلی نعمانیؒ،مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ،مولانا سید ابوالحسن ندویؒ، ڈاکٹر علامہ محمد اقبالؒ اور اکبر آلہ آبادی شاعری سے اچھا خاصا لگاؤ رکھتے تھے۔

صحابہ کرامؓ نہ صرف شعروسخن میں دلچسپی لیتے تھے بلکہ فکروخیال کی عظمت اور معانی کی پاکیزگی کو بنیاد بنا کر مختلف شعرا کو ایک دوسرے پر فضیلت دیتے تھے اور شاعری کو تنقیدی نقطہ نظر سے بھی دیکھتے تھے۔ کیونکہ عربی شاعری کی زبان قرآن کی زبان ہے اس لیے فہم قرآن کے دیگر وسائل وعناصر کے ساتھ ساتھ اس ٹکسالی عربی زبان کی معرفت بھی ناگزیر ہے۔

حوالہ جات

(1) علاؤ الدین المتقی، کنز العمال 3/845-844 نمبر 8919،العسقلانی ابن حجر ، الإصابة فی تمیز الصحابة 1/379-378،نمبر 1991،2/215 نمبر 4206،3/256 نمبر 7214، ابن السلام الجمحی، طبقات الشعرا ص72-70، ابن سلام، طبقات فحول الشعراء 1/117-116،درج ذیل مصادر میں صحابہ کرامؓ کے اس قسم کے واقعات دیکھے جاسکتے ہیں ۔شوقی ضیف، تاریخ الادب العربی (العصر الإسلامی)ص45،القیروانی ابن رشیق، العمدة 1/82، ابن قتیبه ،الشعر والشعراء ص86-72،176-174،193-185،202-200، أبو الفرج الأصبهانی، کتاب الأغالی1/201-157

(2) ابن کثیر ، البدایة والنهایة 273/5

(3) الآلوسی ، روح المعانی149/19

(4) ابن سعد ، الطبقات الکبریٰ 319/2

(5) ابن هشام، السیرة النبویة 671/2-666

(6)احمد بن حنبل، مسند أحمد 43/48-47 نمبر 25856،علاء الدین المتقی، کنز العمال 3/852-850،855 نمبر 8935، 8936،8939،8945،8946،ابن ابی شیبه، المصنف، کتاب الأدب باب الرخصة فی الشعر 6/183-171 نمبر 77-1، 6/174،24، حصری ،زهر الأداب 1/94-29، القیروانی ابن رشیق، العمدة، 1/46-34،89-88،102-101، ابن کثیر ،البدایة والنهایة 3/183-181،8/12-9، السهیلی، الروض الأنف 4/220-215،7/605-586 ، دیوان ابوبکر صدیقؓ تحقیق دکتور عمر الطباع ص213-131، العسقلانی ابن حجر، فتح الباری 540/10 نمبر 6149، ابن عبدالبر، الاستیعاب فی معرفة الأصحاب 1/152-149،الجرجانی، دلائل الإعجاز ص71، ابن عبدربه، العقد الفرید 3/293، الدکتور منذر معالبقی، دراسات نقدیة فی الأدب الإسلامی ص77-67،135-113،160-152 ، السید جعفر السیدباقر الحسینی، تاریخ الادب العربی ص425-319

(7) ابو زید القرشی ،جمهرة أشعار العرب ص31

(8) القیروانی ابن رشیق، العمدة 100/1

(9) ابن ابی شیبه ،کتاب الأدب باب الرخصة فی الشعر 6/175،180 نمبر 27،33،59

(10) البخاری ، الأدب المفرد، باب من الشعر حکمة ص380 نمبر 856،ابن ابی شیبه، کتاب الأدب باب الرخصة فی الشعر 74/6 نمبر 21

(11) الآلوسی، روح المعانی 136/19، القیروانی ابن رشیق، العمدة1/29

(12) القیروانی ابن رشیق، العمدة 21/1

(13) القيروانی ابن رشيق، العمدة 28/1، ابن السّلام، طبقات فحول الشعراء 24/1

(14) القيروانی ابن رشيق، العمدة 31/1، عبدالفتاح مصری، المعلقات فی كتب التراث ص7

(15) ابـن قتيبـه، الشعـروالشعـراء ص61، ابـن ابـی شيبـه الـمـصـنف، كتـاب الأدب بـاب الـرخصة فـی الشعـر 6/175-174 نمبر25،القيروانی، ابن رشيق، العمدة 3.30/1،السيوطی ،المزهر فی علوم اللغة 482/2

(16) ابن رشيق قيروانی ، العمده 37/1

(17) عـلاؤ الـديـن الـمتقی، كنزالعمال 109/3 نمبر5717،631/6-630 نمبر17146(یہ حدیث حضرت عائشہؓ سے مروی ہے اور صحیح ہے)،القيروانی ابن رشيق، العمدة 30/1

(18) القيروانی ابن رشيق، العمدة 28/1، الآلوسی، روح المعانی 136/19

(19) القيروانی ابن رشيق، العمدة 37/1

(20) عمرفروخ ،تاريخ الادب العربی 309/1

(21) القيروانی ابن رشيق، العمدة 99/1

(22) ابن ابی شيبه ،المصنف كتاب الأدب باب الرخصة فی الشعر6/180 نمبر55، خصری ،زهرالآداب 61-60/1

(23) ابن عبدربه، العقدالفريد 388/3

(24) القيروانی ابن رشيق، العمدة 29/1

(25) مسـلـم بـن حجاج، صحيح مسلم كتاب فضائل الصحابة 1934/4، البيهـقی، السنن الكبری كتاب الشهادات بـاب شهـادة الشعراء 10/404 نمبر21107،ابـن ابـی شيبــه، الـمـصـنف كتـاب الأدب بـاب الرخصة فی الشعر 6/176 نمبر38

(26) ابن ابی شيبه المصنف ، كتاب الأدب باب الرخصة فی الشعر6/177 نمبر45،40

(27) البخاری، الادب المفرد ص302 نمبر866

(28) القيروانی ابن رشيق، العمده 32/1

(29) الذهبی، تذكرة الحفاظ 25/1 نمبر13

(30) القيروانی ابن رشيق، العمدة 30.31/1

(31) ایضاً 30/1

(32) محمد بن سیرین بصری بصرہ میں علوم شریعہ کے امام تھے اور تابعی تھے،الذهبی، تهذيب التهذيب 214/9

(33) القيروانی ابن رشيق، العمده 31/1-30